

مجلہ تحریک طالبان پاکستان
14
رمضان المبارک/۱۴۴۴ھ مطابق اپریل 2023

مقصدِ قیامِ پاکستان اور ہماری ذمہ داری

آٹا چاہیئے یا زندگی؟

رحمتوں اور برکتوں والا مہینہ!



فہرست مضامین



اداریہ

انتقامی سیاست



جب سے پاکستان معرض وجود میں آیا ہے تو خود کو غیر محفوظ اور تاریک مستقبل میں پایا ہے۔ ہر ہوشیار پاکستانی پاکستان کے عدالتی نظام سے لیکر تعلیمی شعبے تک سے غیر مطمئن نظر آتا ہے۔اس ملک میں ایسے لوگ بھی ہیں جو کسی سیاسی لیڈر کو دل سے چاہتے ہیں مگر اکثریت ان لوگوں کی ہے جو پاکستان کے تمام پارٹی لیڈرز سے بیزار ہے جس کی وجہ ہمارے سامنے ہے کہ یہاں ملکی ترقی، اسلامی نظریات اور تعلیم و تربیت کی نہیں بلکہ انتقام کی سیاست کی جا رہی ہے۔

آپ دیکھ سکتے ہیں کہ جب ماضی قریب میں پی ٹی آئی نامی پارٹی حج میں آئی تو ن لیگ کا کیا حشر کیا گیا؟ تمام پارٹی لیڈرز گرفتار کیے گئے جبکہ بعض بیرون ملک فرار رہے۔جب پی ڈی ایم گرتی پڑتی حکومت میں آئی تو پی ٹی آئی کے لیڈرز کے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟۔ اس میں مقاصد جو بھی ہیں مگر یہ بات بلا شک و شبہ درست ہے کہ اس میں پاکستان کا نقصان ہو رہا ہے اور اسی اثناء میں ملک کے مہنگائی و بیروزگاری جیسے مسائل بھی بڑھ رہے ہیں تو اسے اناپرستی، ضد و عناد اور دھکم پیل کی نہیں تو کونسی سیاست کا نام دیں؟۔ ویڈیو اور آڈیو لیکس کی تو ایک الگ ہی سیاست چل رہی ہے۔

ان تمام حالات کا مشاہدہ کرتے ہوئے اہلیان پاکستان، خصوصا نوجوان طبقے کو اس بات کا ادراک کرنا چاہئے کہ یہ لوگ آپ سے ہی ووٹ لیکر آپ پر مسلط ہوتے اور چکنی چکنی باتیں کرکے مکر جاتے ہیں ۔ تو آپ کو ہوشمندی سے کام لینا ہوگا کہ آپ اس خلاف شریعت سیاست کا حصہ نہ بنیں ورنہ آئندہ نسل ان لیڈران کو تو برا بھلا کہے گی ہی، بلکہ آپ پر بھی لعنت برسائے گی ۔ لہذا ووٹ کی پرچی کا استعمال کرکے اپنی نسل کو خراب مت کریں بلکہ اس باطل نظام کا بائیکاٹ کرکے اپنی نسل تک خاموش پیغام پہنچائیں کہ یہ نظام اور یہ لوگ کسی بھی زاویئے سے ہمارے کام آنے والے نہیں ہیں۔

مقصدِ قیامِ پاکستان اور ہماری ذمہ داری

سیف اللہ خراسانی

پاکستان بہت سے مسلمانوں کی قربانی کے بعد وجود میں آیا، مسلمانوں نے فقط اس مقصد کے لئے قربانی دی کہ وہ ایک الگ وطن حاصل کریں گے اور اس میں وہ اسلام کا بول بالا دیکھیں گے، وہاں انگریز کی حکومت نہیں ہوگی، وہاں کفار و طاغوت کا نظام نہیں ہوگا بلکہ ایک خالص اسلامی ریاست قائم ہوگی جس میں مسلمان آزادی سے اسلام کے تمام احکام پر عمل کر سکیں گے۔

افسوس اور دکھ کے ساتھ یہ بات کہنا پڑ رہی ہے کہ پچھتر سال گزرنے کے باجود آج بھی پاکستان میں ایک خالص طاغوتی اور ظالمانہ حکومت قائم ہے۔ پاکستان بننے سے پہلے جو خواب مسلمانوں نے دیکھے تھے ان کو بلکل نظر انداز کر دیا گیا ہے اسلامی نظام کو ایک سائیڈ پر کر کے پاکستان میں ایک غیر اسلامی و طاغوتی نظام کو نافذ کیا، اس نظام کو چھوڑنے اور اس سے آزادی حاصل کرنے کے لیے ہی تو مسلمانوں نے قربانیاں دی تھیں، اپنے بچے یتیم کروائے تھے، مسلمان بچیوں اور عورتوں کی عزتوں کو لوٹا گیا تھا، مسلمانوں کو زندہ جلایا گیا، مسلمانوں نے یہ سب ظلم و ستم سہہ لیے فقط اسی لئے کہ وہ ایک الگ وطن حاصل کر کے اسلامی نظام کی بہاروں سے مستفید ہوں گے۔

قربانی دینے والے مسلمانوں نے یہ سوچا تھا کہ جب اسلام و اسلامی نظام ملے گا اور اسلام کے تمام احکام پر ہم آزادی سے عمل کریں گے تو اس کے مقابلے میں یہ دکھ و غم کیا ہیں؟

پاکستان بہت سے مسلمانوں کی قربانی کے بعد وجود میں آیا، مسلمانوں نے فقط اس مقصد کے لئے قربانی دی کہ وہ ایک الگ وطن حاصل کریں گے اور اس میں وہ اسلام کا بول بالا دیکھیں گے، وہاں انگریز کی حکومت نہیں ہوگی، وہاں کفار و طاغوت کا نظام نہیں ہوگا بلکہ ایک خالص اسلامی ریاست قائم ہوگی جس میں مسلمان آزادی سے اسلام کے تمام احکام پر عمل کر سکیں گے۔

افسوس اور دکھ کے ساتھ یہ بات کہنا پڑ رہی ہے کہ پچھتر سال گزرنے کے باجود آج بھی پاکستان میں ایک خالص طاغوتی اور ظالمانہ حکومت قائم ہے۔ پاکستان بننے سے پہلے جو خواب مسلمانوں نے دیکھے تھے ان کو بلکل نظر انداز کر دیا گیا ہے اسلامی نظام کو ایک سائیڈ پر کر کے پاکستان میں ایک غیر اسلامی و طاغوتی نظام کو نافذ کیا، اس نظام کو چھوڑنے اور اس سے آزادی حاصل کرنے کے لیے ہی تو مسلمانوں نے



مقصدِ قیامِ پاکستان اور ہماری ذمہ داری

سیف اللہ خراسانی

قربانیاں دی تھیں، اپنے بچے یتیم کروائے تھے، مسلمان بچیوں اور عورتوں کی عزتوں کو لوٹا گیا تھا، مسلمانوں کو زندہ جلایا گیا، مسلمانوں نے یہ سب ظلم و ستم سہہ لیے فقط اسی لئے کہ وہ ایک الگ وطن حاصل کر کے اسلامی نظام کی بہاروں سے مستفید ہوں گے۔

قربانی دینے والے مسلمانوں نے یہ سوچا تھا کہ جب اسلام و اسلامی نظام ملے گا اور اسلام کے تمام احکام پر ہم آزادی سے عمل کریں گے تو اس کے مقابلے میں یہ دکھ و غم کیا ہیں؟ اگر اسلامی نظام جیسی نعمت نصیب ہوتی ہے تو یہ ظلم و ستم اس کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

مگر افسوس...!

کہ جس مقصد کیلئے وطن عزیز کو حاصل کیا گیا اس کو بھلا دیا گیا ہے۔ ایک ایسا نظام لایا گیا بلکہ مسلط کیا گیا جو کہ خالصتاً غیر اسلامی نظام ہے، جس کو "جمہوری نظام" کا نام دیا جاتا ہے۔ اس نظام نے مسلمانوں کو جو نقصان پہنچایا ہے وہ ناقابل تلافی ہے اس کا ازالہ ناممکن ہے اسی نظام کی خباثت ہے کہ امیر امیر تر ہوتا جارہا ہے اور غریب غریب تر ہوتا جارہا ہے۔ جس طرح انگریز کے دور حکومت میں جس کے پاس جتنا بڑا عہدہ تھا وہ اتنا بڑا فرعون بنا ہوا تھا بلکل آج بھی وہی معاملہ ہے۔ پاکستان میں ہر جاگیر دار، سیاستدان اور افسر وغیرہ اپنی اپنی جگہ پر فرعون بنے ہوئے ہیں۔ ان کیلئے نا کوئی قانون ہے اور نا ہی کوئی پابندی۔

رشوت، سود، ظلم و زیادتی سب ان کے لیے جائز بلکہ معمول کا کھیل ہے۔ جو افسر یا سیاستدان جتنا مرضی کرپشن کر لے اس کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے لیکن اگر کوئی غریب ایسا کام کرے تو تمام ادارے حرکت میں آجاتے ہیں یہ ظلم و جبر اب معمول بن چکا ہے بلکہ گناہ تک نہیں سمجھا جاتا یہی وجہ ہے کہ رب تعالیٰ کے عذابوں کو سامنا کرنا پڑ رہا ہے

ایک طرف تو اس ملک میں کوئی قانون نہیں ہے تو دوسری طرف اس کے ادارے و سیکورٹی فورسز کی اسلام دشمنی عروج پر ہے امارت اسلامیہ افغانستان سے غداری کرنی ہو یا اپنی ماؤں بہنوں کو وچنا ہو۔ امریکہ سے وفاداری کرنی ہو یا پھر مجاہدین سے لڑنا ہو۔ طاغوت کی پیروکاری کرنی ہو یا پھر مدارس کو شہید کرنا ہو ان تمام کاموں میں سیاسی پارٹیاں ہوں یا پھر خفیہ و سیکورٹی ادارے سب اول نمبر پر رہے۔ اہل حق پر ایسا ظلم و ستم کیا گیا، شاید کہ اتنا کفار نے بھی نہ کیا ہو۔

ہماری ذمہ داری:

یقیناً ایسے افراد کا وطن عزیز میں حاکم ہونا یا پھر کسی جماعت کا لیڈر ہونا ان مسلمانوں سے غداری ہے جنہوں نے فقط اسی لیے قربانیاں دی تھیں کہ پاکستان میں اسلامی نظام ہوگا۔ جب حکومت میں ایسے لوگ ہوں گے کہ جن کو قرآن وسنت کی تعلیمات کے متعلق کچھ علم ہی نہیں ہوگا تو یقیناً اسلام کبھی نافذ نہیں ہو سکے گا بلکہ الٹا اسلام و اہل اسلام کو نقصان اٹھانا پڑے گا۔ لہذا اب اسلام کی خاطر قربانی دینے والوں



سے وفاء کا تقاضا یہی ہے کہ وطن عزیز میں اسلامی تعلیمات کے تحت ایسے لوگوں کو ہٹا کر حق پرست اہل علم و علماء حضرات کو لایا جائے تاکہ ملک میں ایک صحیح اسلامی ریاست قائم ہو سکے اور سب سے بڑی بات قرآن و سنت سے بھی ہمیں یہی معلوم ہوتا ہے کہ ظلم و ستم کی حکومت کہیں قائم نہیں رہنی چاہیے اور طاغوت و کفار بھی مسلمانوں کے سامنے سرنگوں ہونے چاہئیں۔

اسی مقصد کو پورا کرنے کے لیے مجاہدین اسلام اسلام دشمن و طاغوتی فوجوں کے وفاداروں کے خلاف علم جہاد بلند کیے ہوئے ہیں۔ لہذا ہم سب پر فرض ہے کہ ہم اس مبارک جہاد میں مجاہدین کی مدد و نصرت کریں تاکہ وطن عزیز میں اسلام کا نفاذ ہو سکے اور ہم اللہ تعالیٰ کے سامنے سرخرو ہو سکیں۔

آٹا چاہیئے یا زندگی؟

مولانا خالد قریشی

گزشتہ چند روز سے ملک کے مختلف علاقوں میں مفت آٹے کے حصول کی خاطر قطاروں میں بھگدڑ مچ جانے سے بیس سے زائد افراد جان کی بازی ہار گئے جبکہ پچاس سے زائد زخمی ہوئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ غربت کی انتہاء ہو اور لاچار و بے بس عوام کے سامنے حکومت سے کہے کہ آپ کو ضرورت کی سب سے بڑی چیز مفت میں میسر ہوگی تو ظاہر ہے کہ سب دوڑ پڑیں گے اور جلد از جلد مالِ مفت حاصل کرنے کی کوشش کریں گے تاکہ رمضان المبارک میں چند سکے بچا کر بچوں کیلئے عید کے کپڑے وغیرہ کا بندوبست کریں۔

یہاں سوال یہ ہے کہ کیوں باوجود اس کے ایک ایک کر کے لوگ مر رہے ہیں، حکومت اس کی پرواہ نہیں کر رہی ہے اور وہی طریقہ اپنا رکھا ہے جس میں جان جانے کا خطرہ ہے بلکہ ہم مشاہدہ کر چکے ہیں۔ خواتین کی جو بے پردگی ہو رہی ہے وہ اس سے بھی بڑھ کر افسوسناک ہے۔ سوالات تو بنتے ہیں کہ کیا حکومت کے پاس مفت آٹا تقسیم کرنے کا کوئی صحیح راستہ نہیں ہے؟ کیا یہی آٹا بجائے اس کے کہ عوام کو بے عزت ہو کر اور جان کے بدلے ملے، ذرا سا سستا نہیں مل سکتا؟ کیا وہ حکومت جو گھر گھر بجلی کا بل، مردم شماری اور پولیو کی ٹیمیں بھیجتی ہے مستحقین تک آٹا نہیں پہنچا سکتی؟

کیوں نہیں...!

لیکن مسئلہ یہ ہے کہ حکومت چونکہ آئندہ انتخابات کیلئے دعوت چلا رہی ہے اور عوام کو ٹکے ٹکے کا محتاج رکھنا بھی ان کا پرانا وطیرہ رہا ہے تو ان باتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ بلکل بھی نہیں ہوسکتا کہ لوگ باعزت طریقے سے یا سستا آٹا حاصل کریں۔

گندم امیرِ شہر کی ہوتی رہی خراب
بیٹی مگر غریب کی فاقوں سے مرگئی

پڑوسی ملک افغانستان سے ہی سبق حاصل کیا جاسکتا ہے کہ وہاں روزانہ کی بنیاد پر کسی نہ کسی صوبے میں مفت راشن تقسیم ہوتا ہے، آپ سوشل میڈیا پر دیکھ سکتے ہیں کہ حکومت ہو یا پرائیوٹ فلاحی ادارے، نہایت سلیقے کے ساتھ سلمان یا تو گھر گھر پہنچاتے ہیں یا پھر لوگوں کو ایک وسیع میدان میں بلا کر منظم انداز کے ساتھ رکھے گئے راشن میں سے ہر کوئی اپنا اپنا حصہ اٹھاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ تھوڑی بہت اونچ نیچ ہوتی ہوگی مگر اس طرح جانی نقصانات اور اتنی بد نظمی کا کوئی سوچ بھی نہیں سکتا ہے۔ **فاعتبروا یا اولی الابصار**

ناکام جمہوری حکومتِ پاکستان سے یہی توقع کی جاسکتی کہ یا تو عوام کو بھوکا رکھے گی یا ذلیل کرکے بس اتنا کھلائے گی کہ وہ انہیں ووٹ دینے کیلئے زندہ رہیں۔ مجھے تو یہ سوچ کر بہت حیرت بھی ہوتی ہے اور افسوس بھی ہوتا ہے کہ ہماری قوم اتنی لاشعور کیوں ہے کہ وہ پچھلے سات عشروں سے حکومتوں کی ناکامیاں دیکھ دیکھ کر تھک گئی ہے مگر پھر بھی ضد و عناد یا کم فہمی کی وجہ سے ان میں سے کسی نہ کسی پارٹی کی حمایت کرتی نظر آتی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ ان پارٹیوں نے گزشتہ سالوں میں.......

- ترقی یافتہ پاکستان
- روٹی کپڑا اور مکان
- نیا پاکستان
- حقیقی آزادی
- خپلہ خاورہ خپل اختیار

جیسے نعرے لگائے، مگر آپ کو کوئی کامیابی نظر آئی؟۔

حقیقت یہ ہے پاکستان اپنے ہمسائے اور ہم پلہ مما لک سے اقتصادی و ترقیاتی امور میں نہ صرف یہ کہ پیچھو رہ گیا ہے بلکہ تباہی کے دہانے پر کھڑا ہے۔

ہندوستان پاکستان کا ہم عمر ملک ہے، وہ ایشیا میں ایک اقتصادی قوت بن کر ابھر رہا ہے، اسی طرح افغانستان پاکستان کا ہم عمر تو نہیں مگر ہمسایہ اور کمزور سمجھا جانے والا ملک ہے، ان دونوں مما لک کی کرنسی پاکستانی کرنسی کے مقابلے میں لگ بھگ تین گنا مضبوط ہے اور امن و امان کی صورتحال تو آپ دیکھ ہی رہے ہیں۔ مگر وطن عزیز کی حالت یہاں کھڑی ہے کہ بزبان حال یہ سوال پوچھا جارہا ہے کہ بھیا...!



آٹا چاہئے یا جان؟

شاعر کیا خوب کہتا ہے:

حد سے ٹکراتی ہے جو شے وہ پلٹتی ہے ضرور
خود بھی روئیں گے غریبوں کو رلانے والے

حقیقی مسئلہ
حمزہ بھائی

پاکستان کا حقیقی مسئلہ اس بوگس ناکارہ غیر اسلامی نظام کا ہے جسے بچاتے بچاتے ریاست کی بقا کو داؤ پر لگا دیا گیا ہے۔ بظاہر ہمیں لگتا ہے کہ پاکستان کے شدت اختیار کرتے معاشی اور سیاسی اخلاقی مسائل محض کچھ شخصیات کی وجہ سے ہیں تو ہم نے باریک بینی سے سنگین ہوتی صورتحال کا جائزہ ہی نہیں لیا ہے۔

ایسا کیسے ممکن ہے کہ ریاست کے انتظامی امور سنبھالنے والے نظام میں کرپٹ، ظالم، خائن و اسلام دشمن لوگوں کی کمی نہیں ہو؟ یہ سراسر ناانصافی ہوگی کہ موجودہ نظام کے نقائص سے صرفِ نظر کرتے ہوئے صرف کچھ شخصیات کو قصور وار ٹھہرائیں کہ انکی وجہ سے حالات یہاں تک پہنچے ہیں جبکہ حقیقت یہی ہے کہ پاکستان کے شدید ہوتے بحران میں کلیدی کردار جمہوری نظام کا ہی ہے اور ابھی اسٹیبلشمنٹ سمیت سیاسی جماعتیں



اسی مردار نظام کو سہارا دیئے کھڑی ہے، جبکہ عوام کی بڑی اکثریت کو مہنگائی، رشوت خوری، بد امنی اور عدالتی نظام پر عدم اعتماد جیسے مسائل کا سامنا ہے اور ہر دن گزرنے کے ساتھ صورتحال بد سے ابتر ہوتی جارہی ہے۔

اگر بطور مسلمان ہم اپنی اس بے بسی، ذلت و رسوائی سے تھوڑا بہت سبق حاصل کرلیں تو ہمیں اندازہ ہوگا کہ ہم نے کچھ نہیں پایا، صرف کھویا ہے اور سب سے بڑا اور عظیم ترین نقصان شرعی نظام عدل اور اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے معاشی نظام سے بھاگنا ہے جس کی وجہ سے ہمارے معاشرے میں طبقاتی تقسیم انتہائی درجے تک بڑھ چکی ہے اور یہی آگے جاکر کسی بڑے فساد کا پیش خیمہ ثابت ہوگی۔ بس اللہ تعالیٰ چاہیں تو اس میں سے بھی خیر بر آمد ہوسکتے ہیں لیکن شرط یہی ہے کہ لوگوں کے بنائے ہوئے بت ٹوٹیں۔

رحمتوں اور برکتوں والا مہینہ!

محدث العصر علامہ محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ

بشریت کو قدم قدم پر ٹھوکریں لگتی ہیں، کبھی نفسانی خواہشات کی راہ سے اور کبھی عدو مبین شیطان لعین کے فریب و تلبیس کی راہ سے اور کبھی شیاطین الانس (انسانی شیطانوں) کے وساوس اور غلط ماحول کے برے اثرات سے، لیکن ارحم الراحمین کی رحمتِ کاملہ قدم قدم پر اس کمزور فطرت انسان کی برابر دستگیری فرماتی رہتی ہے۔ عقل جیسی نعمت عطا فرمائی اور پھر عقل کی رہنمائی کے لیے انبیاء کی بعثت ورسالت اور آسمانی تعلیمات کا نظام جاری فرمایا اور امتِ محمدیہ کے لیے تو اس رحمتِ کاملہ کے مظاہرِ رحمت کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ عبادت و عبودیت کے مظاہر، (افعال و اعمال) میں انتہائی تیسیر و تسہیل (سہولت اور آسانی) اور پھر اس عبادت پر بیکراں اجر و ثواب اور قدم قدم پر قبولیت اور رضامندی کی بشارتیں، انہی بیکراں نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ماہِ رمضان المبارک ہے، جو سرتا پا ماہِ رحمت ہے اور ماہِ برکت ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی بارش ہوتی ہے۔ حضرت سلمان فارسی کی ایک طویل روایت میں آیا ہے کہ نبی کریم نے ایک مرتبہ ماہِ شعبان کی آخری تاریخوں میں خطبہ دیا اور فرمایا: "اے لوگو! تم پر ایک عظیم الشان برکتوں والا مہینہ سایہ فگن ہونے والا ہے۔

۱ جس میں ایک رات (شب قدر) ایسی ہے کہ اس میں عبادت ایک ہزار مہینوں کی عبادت سے بڑھ کر ہے۔

۲ اس مہینہ کے دنوں میں روزے فرض ہیں اور اس کی راتوں میں نمازیں پڑھنا بہت زیادہ باعثِ خیر و برکت ہے۔

۳ اس مہینہ میں نفل کا ثواب فرض کے برابر ہے۔

۴ اور فرض کا اجر و ثواب ستر گنا ملتا ہے۔

۵ یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔

۶ مسلمانوں خصوصاً فقراء کے ساتھ مواسات وہمدردی کا مہینہ ہے۔

۷ مومن کا رزق اس مہینہ میں بہت زیادہ ہو جاتا ہے

۸ ایک روزے دار کا روزہ افطار کرانے والے کے بہت سے گناہوں کی مغفرت ہوجاتی ہے اور دوزخ کی آگ سے رہائی نصیب ہوتی ہے اور خود اس روزہ دار کو اپنے روزہ کا ثواب الگ ملتا ہے اور لطف و کرم یہ ہے کہ روزہ دار کا ثواب بالکل کم نہیں ہوتا اور پھر آپ نے اس کی تفصیل بیان فرمائی کہ روزہ کی یہ افطاری چاہے دودھ کی لسی ہو یا ایک کھجور کا دانہ یا پانی کا ایک گھونٹ ہو۔

۹ کسی روزے دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلانے کے صلہ میں حوضِ کوثر سے وہ سیرابی نصیب ہوگی جس کے بعد کبھی پیاس نہیں لگے گی۔

۱۰ اس مہینہ کا پہلا عشرہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے، درمیانی عشرہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت ہے اور آخری عشرہ دوزخ کی آگ سے رہائی کا پیغام ہے۔

۱۱ جس روزہ دار نے اپنے غلام (یا نوکر یا مزدور) کا بوجھ ہلکا کر دیا اس کے گناہ بھی معاف ہوجائیں گے۔"

(مشکوۃ المصابیح، کتاب الصوم، الفصل الثالث، ص:173، ط: قدیمی)

احادیث نبویہ میں ماہِ رمضان کے فضائل و برکات کا بڑا ذخیرہ موجود ہے جس کے بیان کرنے کی ان صفحات میں گنجائش نہیں، اسی ایک روایت پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ ولی کامل بنانے کا آسانی نسخہ ماہِ رمضان در حقیقت مومن کو ولی کامل بنانے کا ایک عجیب آسمانی نسخہ ہے، قرآن حکیم میں ارشاد ہے:

"اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاۗءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ، اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ" (یونس:62، 63)

یاد رکھو! بلاشبہ اللہ کے ولی اور دوست وہ ہیں جن کو نہ کوئی خوف (ودہشت) ہے اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ اللہ کا ولی۔ جو ہر خوف و غم سے آزاد ہوتا ہے۔ ہر وہ شخص ہے جس میں یہ دو وصف موجود ہیں (۱) ایمان اور (۲) تقویٰ، گویا کمالِ تقویٰ کا دوسرا نام ولایت ہے۔ اس ارشادِ گرامی کے بعد حسب ذیل آیت کریمہ ملاحظہ ہو: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔ (البقرۃ:183)

اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلی امتوں پر فرض کیا گیا تھا، تاکہ تم متقی بن جاؤ۔" اس آیتِ کریمہ میں حصولِ تقویٰ کا ذریعہ روزے کو قرار دیا ہے۔ دونوں آیتوں کو ملانے سے صاف نتیجہ نکلا کہ روزہ ولی اللہ بننے کا وسیلہ ہے۔

تقویٰ حاصل کرنے کا ذریعہ اب ذرا غور فرمائیں! روزہ رکھنے سے تقویٰ کیونکر حاصل ہوسکتا ہے؟ ظاہر ہے کہ روزہ رکھنا ایک فرض حکمِ خداوندی کی تعمیل ہے، روزہ رکھنے سے منہیات (ممنوع کاموں) اور برائیوں سے اجتناب میسر آئے گا۔ برائیاں کچھ تو ایسی ہیں جن کا تعلق زبان سے ہے، کچھ کا تعلق پیٹ سے ہے، کچھ کا تعلق شرمگاہ سے ہے اور ان سب کا تعلق نفس انسانی کی خواہشات سے۔ نفسانی خواہشات بھی مختلف قسم کی ہیں: کچھ خصلتیں تو انسان میں درندوں کی ہیں، دوسروں کو مارنا، پیٹنا، توڑنا، پھوڑنا اور غیظ و غضب کے تقاضوں کو پورا کرنا۔ کچھ خاصیتیں جانوروں کی ہیں: شکم پروری، تن پروری، کھانے پینے اور سونے وغیرہ کے مشاغل اور اس کے نتیجہ میں حوائج ضروریہ۔ کچھ نفسیاتی تقاضے شرم گاہ سے متعلق ہیں جن کو ہم عرف میں نفسانی خواہشات کہتے ہیں۔ یہ تینوں نفسانی قوتیں اور ان کی خواہشات جب تک قابو میں نہ آئیں، تقویٰ کا حصول ممکن نہیں۔ اسلام یہ چاہتا ہے اور تمام علماء اخلاق کا کہنا بھی یہی ہے کہ ان تینوں قوتوں کی تہذیب واصلاح، مجاہدہ اور ریاضت کے ذریعہ ہوجائے، یعنی ان کا رُخ صحیح ہو جائے، ان کا استعمال بر وقت اور بر محل ہو، بے جا اور ناوقت استعمال اور غلط راہ روی سے کلی طور پر اجتناب ہو جائے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے حکماء وعقلاء میں ہمیشہ سے چند اصولی اُمور پر اتفاق رہا ہے۔

(۱) تقلیل طعام (کم خوری) (۲) تقلیل کلام (کم گوئی) (۳) تقلیل منام (کم خوابی) (۴) تقلیل اختلاط مع الانام (لوگوں سے کم ملنا جلنا)۔" ماہِ رمضان کے روزے ان تینوں مقاصد کو پورا کرتے ہیں۔

۱ روزہ دار کو دن میں طلوعِ فجر سے غروبِ آفتاب تک کھانے پینے اور نفسانی خواہشات پورا کرنے سے بالکل روک دیا گیا ہے۔

۲ رات میں تراویح، قیام لیل، شب بیداری کے ذریعہ نیند پر کنٹرول کرنے کا موقع فراہم کیا گیا ہے۔

۳ تلاوتِ کلام اللہ اور ذکر اللہ و استغفار کی کثرت کی ترغیب دے کر قلت کلام (کم گوئی) کی تدبیر کی گئی ہے۔

۴ رمضان کے عشرۂ اخیرہ میں اعتکاف کو مسنون قرار دے کر لوگوں سے کم ملنے جلنے اور بلاضرورت میل جول ترک کرنے کی عادت پیدا کرنے کی تدبیر کی گئی

ہے۔ پورے ایک ماہ یہ ریاضت کرانے کا مقصد یہی ہے کہ یہ خصلتیں مستقل عادات و اخلاق بن جائیں، چنانچہ پورے تیس دن سحری کا حکم دے کر سحر خیزی کی عادت ڈالی جاتی ہے اور پورے ایک ماہ تراویح کا حکم دے کر شب میں کثرت سے نفلیں پڑھنے کی عادت ڈالنا مطلوب ہے۔ یہی روزہ کے مقاصد ہیں، ان کی اہمیت کا اندازہ کرنے کے لیے نبی کریم کے حسب ذیل ارشاداتِ عالیہ کامل غور و فکر اور توجہ کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں اور ان پر عمل کیجئے۔

۱ من لم يدعْ قولَ الزور و العملَ به فليس لله حاجةٌ في أن يّدعَ طعامَه وشرابَه

(صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب من لم یدع قول الزور والعمل بہ، ج:1، ص:255، ط: قدیمی)

جو شخص روزہ میں جھوٹ بولنا اور جھوٹے (بڑے) کام کرنے نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس سے بھی کوئی سروکار نہیں ہے کہ وہ کھانا پینا چھوڑے (جب روزہ کا مقصد پورا نہیں کرتا تو بھوکا پیاسا مرنے کی کیا ضرورت ہے؟)

۲ وإذا كان يوم صوم أحدكم فلا يرفث ولايصخب فإن سابه أحدٌ فليقل إني صائم" (صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب ھل یقول انی صائم اذا شتم؟ ج:1، ص:255، ط: قدیمی) "اور جب تم میں سے کسی کے روزہ کا دن ہو تو اس کو نہ کوئی بے شرمی و بے حیائی کی بات کرنی چاہیے اور نہ شور و شغب کرنا چاہیے، اگر اس سے کوئی سخت کلامی یا گالم گلوچ یا ہاتھا پائی کرے تو اس کے جواب میں بس اتنا کہہ دے میرا روزہ ہے۔

۳ كم من صائم ليس له من صيامه إلا الظمأ وكم من قائم ليس له من قيامه إلا السَر"

(سنن الدارمی، کتاب الصوم، باب فی المحافظۃ علی الصوم، ج:2، ص:390، ط: دارالکتاب العربی، بیروت) بہت سے روزہ دار ہیں جن کے روزہ کا حاصل بجز بھوک پیاس کی مصیبت جھیلنے کے اور کچھ نہیں اور کتنے ہی راتوں کو نماز پڑھنے والے ہیں جن کی نمازوں کا حاصل بجز مفت کی جگائی کے کچھ نہیں۔

۴ ليس الصيام من الأكل والشرب إنما الصيام من اللغو والرفث، فإن سابّه أحدٌ أوجل عليك فليقل إني صائم

(صحیح ابن خزیمۃ، کتاب الصیام، باب النھی عن اللغو فی الصیام، ج:3، ص:242، ط: المکتب الاسلامی، بیروت) روزہ صرف کھانے پینے سے رُکنے اور بچنے کا نام نہیں، روزہ تو حقیقت میں صرف بیہودہ اور بے حیائی کی باتوں سے رُکنے اور بچنے کا نام ہے، پس اگر کوئی تمہیں گالی دے یا تمہارے ساتھ بد تمیزی کرے تو تم کہہ دو! میاں! میرا روزہ ہے۔

۵ رُبَّ صائمٍ ليس له من صيامه إلا الجوع

(سنن ابن ماجہ، ابواب ماجاء فی الصیام، باب ماجاء فی الغیبۃ والرفث للصائم، ص:121، ط: قدیمی) "بہت سے روزے دار ہوتے ہیں جن کے روزوں کا حاصل بھوکے مرنے کے سوا کچھ نہیں۔

۶ من لم يدَع الخنا و الكذب فلا حاجة لله أن يدع طعامَه وشرابَ

(المعجم الاوسط للطبرانی، ج:4، ص:65، ط:دارالحرمین، قاہرۃ)

جو روزہ دار فحش کام (گالی گلوچ، بے شرمی کی باتیں) اور جھوٹ نہیں چھوڑتا اللہ کو اس کے کھانا پینا چھوڑنے سے کوئی سروکار نہیں۔"

۷ الصيام جنة مالم يخرقها قيل: و بم يخرقا؟ قال: بكذب أو غيبة

(سنن النسائی، کتاب الصیام، باب فضل الصیام، ج:1، ص:311، ط:قدیمی)

"روزہ (گناہوں سے بچانے والی) ایک سِپَر (ڈھال) ہے جب تک روزہ دار اس کو نہ توڑے، عرض کیا گیا: اس ڈھال کو توڑنے والی کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: جھوٹ اور غیبت۔

ان احادیث کو اپنے روزوں کا جائزہ لینے کی غرض سے دوبارہ غور سے پڑھئے اور دیکھئے کہ نبی کریم نے کیسی کیسی تدبیروں سے اپنی امت کی تربیت اور ان کے روزوں کی حفاظت فرمائی ہے، تاکہ روزوں کا خاطر خواہ فائدہ تقویٰ اور پرہیز گاری کی تربیت حاصل ہو۔

مجاہدۂ نفس اور روزہ الغرض اللہ تعالیٰ نے ماہِ رمضان المبارک کو مجاہدۂ نفس کا مہینہ بنایا ہے، تاکہ امت کی ظاہری وباطنی تربیت اور اصلاح ہوسکے اور ان کو یہ موقع اس لیے دیا ہے کہ وہ اپنے اعمال کا جائزہ لیں اور گزشتہ پورے سال میں جو کوتاہی کر چکے ہیں اس کا تدارک کریں اور آئندہ کے لیے بھی ایسی تیاری کرلیں کہ جلد نفس و شیطان کے اثرات سے متاثر نہ ہوں۔ دن کو روزہ جیسی مبارک عبادت فرض کی جو عجیب وغریب اصلاحی تدابیر پر مشتمل ہے اور یہاں تک حکم دیا ہے کہ روزہ دار کسی سے سخت کلامی بھی نہ کرے اور کوئی بے حیائی کی بات زبان پر نہ لائے، بلکہ اگر کسی نے سخت کلامی کی اور کوئی تکلیف پہنچائی تو بغیر روزہ کے اگرچہ اتنی ہی مقدار میں بدلہ لینے کی اجازت ہے، لیکن روزے کی حالت میں اس کی بھی اجازت نہیں، صرف اتنا کہہ دے کہ میرا روزہ ہے، یعنی جواب سے معذور ہوں۔ افطاری و سحری میں اگر اعتدال سے کام لیا جائے اور شرعی ہدایات اور نبوی ارشادات کے مطابق روزہ رکھ لیا جائے تو در حقیقت انسانی زندگی میں انقلاب پیدا ہو جائے گا اور روحانیت ترقی کر کے ایسی منزل پر پہنچ جائے کہ اللہ تعالی کی محبت قلب میں جلوہ گر ہو جائے اور محبت الٰہی کا وہ اثر دل میں پیدا ہو جائے گا کہ کسی اور تدبیر سے ممکن ہی نہیں۔ رات کو تراویح کی عبادت مقرر کر دی، تاکہ نماز اور اللہ تعالیٰ کے کلام پاک سے نفس انسانی پر وہ نقوش مرتسم ہو جائیں جو کسی اور تدبیر سے حاصل نہیں

ہو سکتے۔ قرآن کریم زبان سے خود پڑھتا ہے یا کانوں سے سنتا ہے، قیام ورکوع و سجود سے اللہ تعالیٰ کے دربار میں عبادیت میں مشغول ہے، کبھی دعا میں سربسجود ہے اور کبھی تسبیح و تہلیل وردِ زبان ہے، قدرت کیسے روحانی عجیب و غریب سیر و سلوک سے منازل عشق کا سفر طے کر ارہی ہے، سبحان الله۔ تراویح کی ہر چار رکعت کے بعد کا جو مختصر وقفہ ہے، اس میں تسبیحات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی تقدیس وبزرگی کی جاتی ہے اور بندہ اپنے خدا کے حضور میں حاضر رہتا ہے اور برکاتِ روحانی سے مالامال ہوتا ہے، یہ بڑا قیمتی وقت ہے، اس میں توجہ الی اللہ سے غفلت نہیں ہونی چاہیے، کلمۂ تمجید تو ہر شخص کو یاد ہوتا ہے، یعنی "سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا اللّٰه واللّٰه أكبرو لاحول ولا قوة إلا باللّٰه العلى العظيم" وہ پڑھ لیا کرے، یا "سبحان الله وبحمده سبحان اللّٰه العظيم" کا وِرد جاری رکھے اور فقہاء نے ایک خاص تسبیح جو بہت ہی جامع ہے لکھی ہے، وہ یہ ہے: سبحان ذى الملك والملكوت، سبحان ذى العز والعظم والقدر والكبرياء والجبروت، سبحان الحى الذى لا ينام ولا يموت، سبوح قدوس ربنا ورب الملائكة والروح، لا إله إلا اللّٰه، نستغفر اللّٰه ، نسألك الجنة ونعوذبك من النار"

اس کو تین مرتبہ ہر ترویحہ میں اور وتر اور تراویح کے وقفہ میں پڑھا کریں۔ غرض اللہ تعالیٰ نے ماہِ رمضان میں شرعی احکام کا ایسا پروگرام بنایا کہ انسان



چاہے تو اپنی پوری زندگی میں صالح و متقی بن جائے۔ نیز ماہِ صیام میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں زیادہ خرچ کرنے کی ترغیب دے کر متقی ہونے کے ساتھ ساتھ اس کو سخی بنانے کی بھی تدبیر فرمائی اور اس کے طبعی بخل کی اصلاح اس طرح کی، الغرض پورے مکارمِ اخلاق، تقویٰ و صلاح، نیکو شعاری اور نیک گفتاری، جود و سخا اور کرمِ نفس کی ایسی تلقین کی گئی اور اس کے لیے ایسا پروگرام بنایا گیا کہ عقل انسانی حیران رہ جاتی ہے اور اس سے بہتر تدبیر کا کوئی امکان باقی نہیں رہتا۔ قرآن کریم کے ایک لفظ میں ان سب باتوں کی طرف اشارہ کیا گیا، ارشاد ہے: لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ یعنی تم پر روزہ اس لیے فرض کیا گیا تاکہ تم متقی و صالح بن جاؤ۔ دینی تربیت اور ماہِ رمضان آج کل والدین اپنی اولاد کی دینی تربیت میں بے حد کوتاہی کرتے ہیں، حالانکہ جس طرح ان کے ذمہ فرض ہے کہ خود نماز پڑھیں، صالح اور متقی بنیں، اسی طرح ان کے ذمہ یہ بھی فرض ہے کہ اپنی اولاد کو اور گھر والوں کو نماز سکھائیں اور پڑھائیں، چنانچہ حکم ہے کہ جب بچہ سات برس کا ہو جائے تو اس کو نماز پڑھنے کا حکم دیں، گویا نماز سکھانا اس سے بھی پہلے ہوگا اور اگر دس سال کا ہو جائے اور نماز نہ پڑھے تو

والدین اس کو پیٹیں اور نماز پڑھائیں۔ الغرض دینی تربیت دینا اور صالح بنانا بھی ان کے ذمہ فرض ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں تاکیداً فرمایا ہے: "يأيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أنفُسَكُمْ وَاهلِيْكُمْ نَارًا" (التحریم:٦)

اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آگ سے بچاؤ۔"

ماہِ رمضان سے یہ فائدہ بآسانی حاصل کیا جاسکتا ہے، اس لیے کہ ان دنوں مغرب اور عشاء کی نماز میں بچوں کو آنے کا طبعاً شوق رہتا ہے، اسی طرح سحری میں اُٹھنے کا بھی شوق ہوتا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک قدرتی روشنی ان کے دل میں ہوتی ہے۔ اگر بچے کے اس فطری جذبہ اور شوق وصلاحیت سے کام لیا جائے تو نہایت آسانی سے نماز و سحرخیزی کا عادی بنایا جاسکتا اور یوں رمضان کی برکت سے اپنی اولاد کو صالح بنانے کی بھی تدبیر کی جاسکتی ہے۔ اگر انسان خود ان باتوں پر عمل کرے تو خود بخود اولاد کو صالح و نیک بنانے کی صورتیں نکل آتی ہیں، نیز چونکہ حدیث میں اس مہینہ کو ہمدردی کا مہینہ فرمایا گیا ہے، اس لیے پڑوسیوں کے ساتھ اچھے تعلقات اور محبت قائم کرنی چاہیے۔ ایک دوسروں کے ہاں تھوڑا سا ہدیہ بھیجنے میں بھی بہت ساثواب ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ سے دلوں میں محبت بڑھادیتے ہیں اور نیکی کا ذریعہ بنادیتے ہیں، اپنے چاروں طرف نیکی کی یاد دلانا اور نیکی پھیلانے کی کوشش کرنا اللہ تعالیٰ نے مسلمان پر فرض کیا ہے، لہٰذا محض اللہ تعالیٰ کے لیے باہمی محبت اور نیک برتاؤ ضروری ہے، رمضان کے مہینے سے اس کام میں بھی بڑی مدد ملتی ہے اور بہت برکت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم رمضان کی برکتوں سے مالامال ہوں اور اس عاشقانہ و محبانہ عبادتِ الٰہی کے ثمرات وآثار سے بیش از بیش حصہ نصیب ہو، آمین۔

وصلی اللہ علی خیر خلقہ حبیب رب العالمین وخاتم النبیین محمد وآلہٖ وصحبہٖ اجمعین۔



حکمرانان پاکستان کی عکاسی کرتا عجیب ترین چوری کا واقعہ

ایک نہایت شاطر اور ماہر چور نے چوری کی خاطر، مہنگا لباس زیب تن کر کے معزز اور محترم دکھائی دینے والے شیخ جیسا حلیہ بنایا اور صرافہ بازار میں سنار کی ایک دکان کے اندر چلا گیا۔ سنار نے جب اپنی دکان میں وضع قطع سے نہایت ہی رئیس اور محترم دکھائی دینے والے شیخ کو دیکھا جس کا نورانی چہرہ چمک رہا تھا، تو سنار کو ایسا لگا جیسے اس کی دکان کے بھاگ جاگ اٹھے ہوں ۔ اسے پہلی بار اپنی چھوٹی سی دکان کی عزت و وقار میں اضافے کا احساس ہوا ا سنار نے آگے بڑھ کر شیخ کا استقبال کیا۔

شیخ کے بہروپ میں چور نے کہا:

آپ سے آج خریداری تو ضرور ہوگی مگر اس سے پہلے بتائیں کیا آپ کے لیے ممکن ہے کہ آپ اپنی سخاوت سے ہمارے ساتھ مسجد بنانے میں حصہ ڈالیں؟ اس نیک کام میں آپ کا حصہ خواہ ایک درہم ہی کیوں نہ ہو۔ سنار نے چند درہم شیخ کے حوالے کیئے ہی تھے کہ

اسی اثناء میں ایک لڑکی جو درحقیقت چور کی ہم پیشہ تھی، دکان میں داخل ہوئی اور سیدھی شیخ کے پاس جا کر اس کے ہاتھوں کو بوسہ دیا، اور التجائیہ لہجے میں اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لیے خیر و برکت کی دعا کے لیے کہا۔

سنار نے جب یہ منظر دیکھا تو اس سے رہا نہ گیا اور معذرت خواہانہ لہجے میں کہنے لگا: اے محترم شیخ! لاعلمی کی معافی چاہتا ہوں مگر میں نے آپ کو پہچانا نہیں ہے۔

لڑکی نے یہ سن کر تعجب کا اظہار کیا اور سنار سے مخاطب ہوکر کہنے لگی، تم کیسے بدنصیب انسان ہو؟ برکت، علم، فضل اور رزق کا سبب خود چل کر تمہارے پاس آگیا ہے اور تم اسے پہچاننے سے قاصر ہو؟۔

لڑکی نے شیخ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ فلاں علاقے کے مشہور و معروف شیخ ہیں، جنہیں خدا نے کثرت علم، دولت کی فراوانی اور ہر قسم کی دنیاوی نعمتوں سے مالا مال کر رکھا ہے ۔ انہیں انسانوں کے بھلے کے سوا کسی چیز کی حاجت نہیں ہے۔ لوگ ان کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے بیتاب رہتے ہیں۔



سنار نے شیخ سے معافی مانگتے ہوئے کہا: شیخ صاحب! میں معافی کا طلبگار ہوں، میرا سارا وقت

اس دکان میں گزرتا ہے اور باہر کی دنیا سے بے خبر رہتا ہوں، اس لیے اپنی جہالت کی وجہ سے آپ جیسی برگزیدہ ہستی کو نہ پہچان پایا
شیخ نے سنار سے کہا:
کوئی بات نہیں انسان خطاؤں کا پتلا ہے، غلطی پر نادم ہونے والا شخص خدا کو بہت پسند ہے۔ تم ایسا کرو ابھی میرا یہ رومال لے لو اور سات دن اس سے اپنا چہرہ پونچھتے رہو، سات دنوں کے بعد یہ رومال تمہارے لیے ایسی برکت اور ایسا رزق لے آئے گا جہاں سے تمہیں توقع بھی نہ ہو گی۔
جوہری نے پورے ادب و احترام کے ساتھ رومال لیا، اسے بوسہ دیا، آنکھوں کو لگایا، اور اپنا چہرہ پونچھا، تو ایسا کرتے ہی وہ بے ہوش کر گر گیا۔ اس کے گرتے ہی شیخ اور اس کی دوست لڑکی نے سنار کی دکان کو لوٹا اور وہاں سے فوراً رفو چکر ہوگئے۔
اس واقعے کو جب چار سال گزر گئے اور سنار رو دھو کر اپنا نقصان بھول چکا تھا۔ تو چار سال کے بعد پولیس کی وردی میں ملبوس دو اہلکار سنار کی دکان پر آئے، ان کے ساتھ وہی چور شیخ تھا جس کو ہتھکڑیاں لگی ہوئی تھیں، سنار اسے دیکھتے ہی پہچان گیا۔
ایک پولیس والا سنار کے پاس آکر پوچھنے لگا کیا آپ اس چور کو جانتے ہیں؟ کیونکہ آپ کی گواہی سے ہی قاضی اسے سزا سنا سکتا ہے۔نار نے کہا کیوں نہیں اس نے فلاں فلاں طریقہ واردات سے مجھے بے ہوش کر کے میری دکان لوٹ لی تھی۔

پولیس والا شیخ کے پاس گیا اور اس کی ہتھکڑی کو کھولتے ہوئے کہنے لگا، تم نے جس طرح دکان لوٹنے کا جرم کیا تھا ٹھیک اسی طرح وہ ساری کارروائی دہراؤ تاکہ ہم طریقہ واردات کو لکھ کر گواہ سمیت قاضی کے سامنے پیش کر کے تم پر فرد جرم عائد کروا سکیں۔ شیخ نے بتایا کہ میں اس اس طرح داخل ہوا اور یہ کہا، اور میری مددگار لڑکی آئی اس نے فلاں فلاں بات کی، پھر میں نے رومال نکال کر دکاندار کو دیا۔
پولیس والے نے جیب سے ایک رومال نکال کر شیخ کو تھمایا، شیخ نے سنار کے پاس جاکر اسی طریقے سے اسے رومال پیش کیا تو پولیس والا سنار سے کہنے لگا، جناب آپ بالکل ٹھیک اسی طریقے سے رومال کو چہرے پر پھیریں جیسے اس دن پھیرا تھا۔ سنار نے ایسا ہی کیا اور وہ پھر سے بے ہوش ہوگیا۔ شیخ نے اپنے دوستوں کی مدد سے دوبارہ دکان لوٹ لی جنہوں نے پولیس والوں کا بھیس بدل رکھا تھا۔
آج ہمارے ملک کا بالکل یہی حال ہے، ہر چار سال بعد چور بھیس بدل کر ہمارے پاس آتا ہے اور چکنی چپڑی باتوں سے ملک اور عوام کا سرمایہ لوٹ کر پتلی گلی سے نکل لیتا ہے۔ ہر دفعہ ایک نیا منظر، نیا لباس، نیا بہروپ، نئی شکل اور نیا حربہ جس سے عوام دھوکہ کھا کر اعتبار کرتی ہے اور، اور آخر میں محافظوں سمیت نکلتا وہی چور ہے۔

افغانستان اور پاکستان کے حکمرانوں کا موازنہ

عبد اللہ مجاہد

ایک چینی کہاوت ہے کہ ایک تصویر ایک ہزار الفاظ پر بھاری ہوتی ہے۔ یہ کہاوت اس لیے یاد آئی کہ افغان حکمرانوں کی خبریں ہم سوشل میڈیا پر دیکھتے رہتے ہیں جس میں انکے اخلاص، محبت اور سادگی سے بھرپور تصویریں بھی نظر آتی رہتی ہیں، جس سے افغان حکمرانوں سے محبت اور اس کی وجہ سے اسلامی نظام میں دلچسپی پیدا ہوتی جارہی ہے اور پاکستان کے ظالم اور کرپٹ حکمرانوں سے نفرت پیدا ہورہی ہے۔

پچھلے ہی دنوں میڈیا پر ایک خبر دیکھی کہ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کی تنخواہ سترہ لاکھ روپے ہے۔ دیگر سہولیات جن میں گھر، گاڑی، پیٹرول اور بل وغیرہ اس کے علاوہ ہیں۔

پھر یہاں کے عدالتی نظام کا بھی سب کو پتہ ہے کہ یہ کس قدر پیچیدہ ہے۔ معمولی سے کیس میں سالوں لگ جاتے ہیں۔ دوسری طرف جب افغان حکومت کے چیف جسٹس کو دیکھتے ہیں تو حسرت اور رشک سے آنکھیں ٹپک پڑتی ہیں۔ انکی سادگی و عاجزی سے بھرپور تصویریں بھی سوشل میڈیا کی زینت بنتی رہتی ہیں۔ کبھی رکشے سے نکل رہے ہیں تو کبھی فرش پر بیٹھ کر اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں۔

اسی طرح ایک تصویر دیکھی جس میں طالبان کے ایک صوبائی گورنر عام شہریوں کے درمیان زمین پر بیٹھ کر ایک حکمنامہ جاری کر رہے ہیں، پھر مجھے وہ منظر بھی یاد آیا جب پاکستانی گورنر کے گزرنے والے راستے کو کئی کئی گھنٹے پہلے شہریوں کے لیے بند کر دیا جاتا ہے۔

کوئی افغان گورنر یا وزیر اگر مجمع میں بیٹھا ہو تو کسی کے لئے پہچاننا ناممکن ہوجاتا ہے جبکہ پاکستان میں کوئی حکمران کبھی اس طرح عوام میں بیٹھا ہی نہیں۔ بیٹھا بھی ہوگا تو یقینی طور پر اسکا پروٹوکول نظر آرہا ہوگا۔

پاکستانی حکمرانوں نے ہمیشہ مغرب (امریکہ) کی وفاداری کا پرچم تھامے رکھا اس کے باوجود آج



آئی ایم ایف کے ذریعے پاکستان کو خوار کیا جارہا ہے، دوسری جانب افغان طالبان نے دنیا بھر کی ہمیشہ مخالفت کے باوجود افغانستان کو سیاسی و معاشی طور پر مستحکم کیا اور مغرب کے سامنے بغیر کسی

لچک کے اپنا موقف قائم رکھا اور کسی بھی دباؤ کے سامنے جھکنے سے انکار کر دیا۔

اور ایک پاکستانی حکمران ہیں جو بیس سال میں ڈاکٹر عافیہ جیسی پڑھی لکھی قیدی کو نہیں چھڑوا سکے۔ چھڑوانا تو بہت دور ایک مطالبہ تک نہیں کر سکے۔

ایسی ہزاروں مثالیں ہر شعبے کے متعلق دی جا سکتی ہیں جو افغان حکمرانوں کی کامیابی اور پاکستانی حکام کی ناکامیوں کو واضح کرتی ہیں۔ کیا یہ مثال چھوٹی ہے کہ ایک ایٹمی طاقت بھارت سے 75 سالوں میں کشمیر نا لے سکی دوسری طرف ایک غیر سرکاری اور غریب لوگوں پر مشتمل کمزور ترین مگر منظم تنظیم نے دنیا کی بڑی بڑی طاقتوں کو شکست دے کر اپنا ملک آزاد کروا لیا۔

پاکستان کے نظام اور نظام کے محافظوں پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ آج بھی مغرب کے زیرِ اثر ہیں۔ پاکستانی حکمرانوں، فوجی و سول افسروں کا عوام کے ساتھ وہی رویہ ہے جو برصغیر کے برطانوی دور میں انگریز افسروں کا ہوتا تھا۔

یہاں تک کہ ہمارا دفتری نظام اور دفتری زبان بھی انگریزوں کے دور سے چلی آ رہی ہے جس کا واحد مقصد مخصوص لوگوں کو حکمرانی پر رکھنا اور رعایا کو غلام بنا کر رکھنا ہے۔

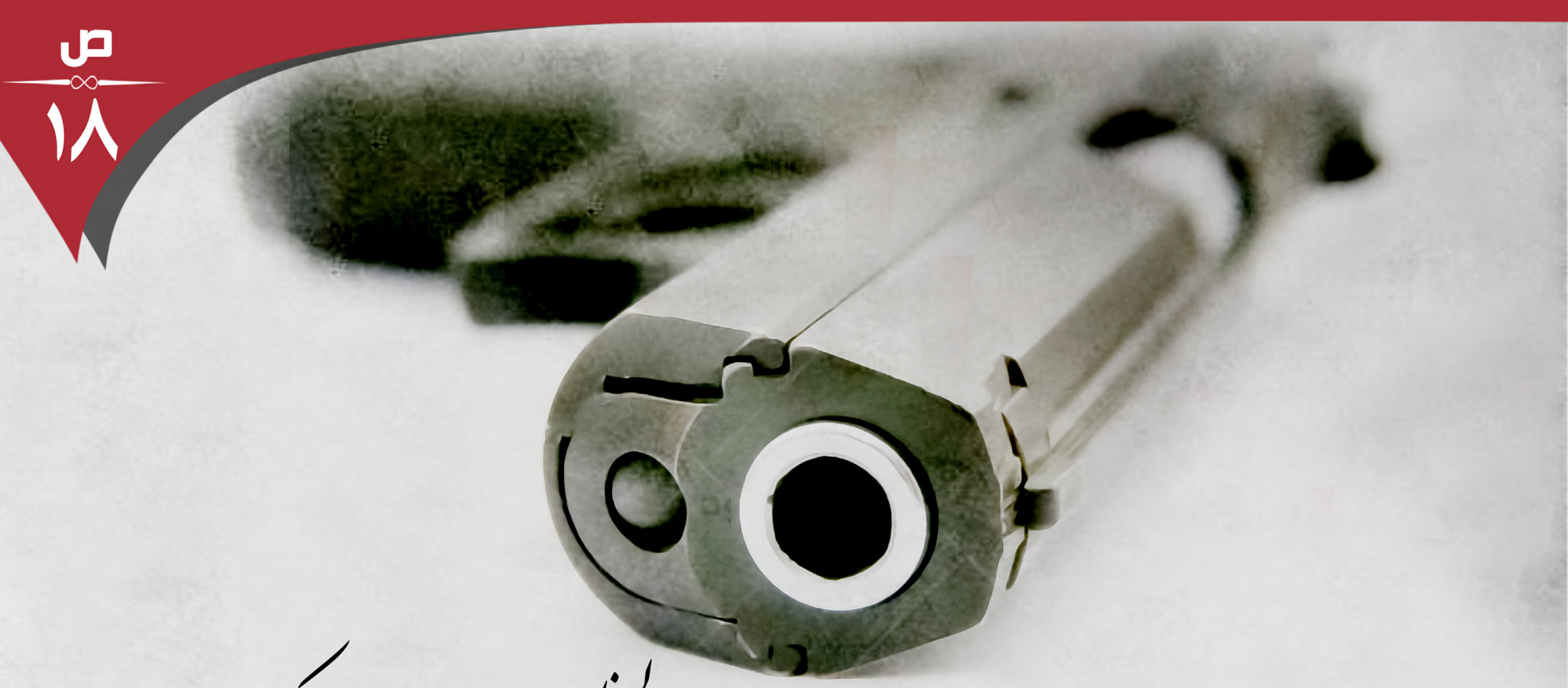
پاکستانی عوام کو سوچنا ہوگا کب تک وہ غلامی کی زندگی گزاریں گے۔

ایک خوبصورت جملہ کہیں پڑھا تھا اسی پر کالم مکمل کرتا ہوں کہ حق کو تلاش کرو حق پر چلنے والے لوگ آپ کو نظر آ جائیں گے۔

پولیس والا شیخ کے پاس گیا اور اس کی ہتھکڑی کو کھولتے ہوئے کہنے لگا، تم نے جس طرح دکان لوٹنے کا جرم کیا تھا ٹھیک اسی طرح وہ ساری کارروائی دہراؤ تاکہ ہم طریقہ واردات کو لکھ کر گواہ سمیت قاضی کے سامنے پیش کر کے تم پر فرد جرم عائد کروا سکیں۔ شیخ نے بتایا کہ میں اس اس طرح داخل ہوا اور یہ کہا، اور میری مددگار لڑکی آئی اس نے فلاں فلاں بات کی، پھر میں نے رومال نکال کر دکاندار کو دیا۔

پولیس والے نے جیب سے ایک رومال نکال کر شیخ کو تھمایا، شیخ نے سنار کے پاس جا کر اسی طریقے سے اسے رومال پیش کیا تو پولیس والا سنار سے کہنے لگا، جناب آپ بالکل ٹھیک اسی طریقے سے رومال کو چہرے پر پھیریں جیسے اس دن پھیرا تھا۔ سنار نے ایسا ہی کیا اور وہ پھر سے بے ہوش ہو گیا۔ شیخ نے اپنے دوستوں کی مدد سے دوبارہ دکان لوٹ لی جنہوں نے پولیس والوں کا بھیس بدل رکھا تھا۔

آج ہمارے ملک کا بالکل یہی حال ہے، ہر چار سال بعد چور بھیس بدل کر ہمارے پاس آتا ہے اور چکنی چپڑی باتوں سے ملک اور عوام کا سرمایہ لوٹ کر پتلی گلی سے نکل لیتا ہے۔ ہر دفعہ ایک نیا منظر، نیا لباس، نیا بہروپ، نئی شکل اور نیا حربہ جس سے عوام دھوکہ کھا کر اعتبار کرتی ہے اور، اور آخر میں محافظوں سمیت نکلتا وہی چور ہے۔



رواں سال (2023ء) ماہ مارچ (شعبان المعظم ۔رمضان المبارک) میں تحریک طالبان پاکستان کی کارروائیوں کی تفصیلی رپورٹ

گزشتہ ماہ تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے کُل 42 حملے کیے، جن میں 130 فوجی، پولیس، سی ٹی ڈی، ایف سی اور خفیہ اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔ اور مجاہدین نے کافی فوجی ساز و سامان بھی حاصل کیا۔ کارروائیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

یکم مارچ/2023ء

ولایت پشاور کی تحصیل باڑہ میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے نالہ چیک پوسٹ پر حملہ کرکے تین اہلکاروں کو ہلاک اور زخمی کردیا۔

مارچ/2023ء/2

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل کلاچی کے علاقے باچا آباد میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوجی قلعے پر حملہ کیا، جس میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

مارچ/2023ء/3

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے نیتسائی زیڑغر میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوج کے ”چگہ مورچہ“ نامی فوجی پوسٹ پر تعارضی حملہ کیا، جس کے نتیجے میں متعدد فوجی اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔

مارچ/2023ء/3

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے مین بازار کی جامع مسجد میں ہمارے ایک ساتھی خادم اللہ عرف انس نماز جمعہ میں مشغول تھے، کہ فوج نے انہیں گرفتار کرنے کی کوشش کی۔ انس رحمہ اللہ نے جوابی حملہ کرتے ہوئے متعدد فوجیوں کو زخمی کیا اور خود بھی جام شہادت نوش کیا۔

مارچ/2023ء/4

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل کلاچی کے روڑی پولیس چیک پوسٹ پر حملہ کیا گیا، جس کے نتیجے میں تین پولیس اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔

مارچ/2023ء/4

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقے شلوبر میں تحریک طالبان پاکستان نے ایف سی پوسٹ پر حملہ کیا جس میں ایف سی کو جانی نقصان اٹھانا پڑا۔

مارچ/2023ء/5

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقہ گنداؤ میں فوجی ٹرک کو مائن حملے کا نشانہ بنا کر تباہ کردیا، جس کے نتیجے میں ٹرک میں سوار تمام اہلکار ہلاک اور زخمی ہوگئے۔

مارچ/2023ء/5

ولایت پشاور، ضلع پشاور کے ورسک روڈ پر واقع برہ ملازئی چیک پوسٹ پر مجاہدین نے ہینڈ گرنیڈز سے حملہ کیا جس میں ایس ایچ او گل محمد سمیت دیگر اہلکار زخمی ہوئے۔

مارچ/2023ء/7

صوبہ بلوچستان، ضلع واشک میں مجاہدین نے دالی چیک پوسٹ پر تعارضی حملہ کیا جس میں لیویز کے تین اہلکار ہلاک اور دیگر زخمی ہوئے۔

مارچ/2023ء/8

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل درابن میں مستان روڈ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے پولیس کی گاڑی پر حملہ کیا، جس میں دو پولیس اہلکار مارے گئے اور دیگر زخمی ہوئے۔ مجاہدین کو دو کلاشنکوفیں بھی حاصل ہوئیں۔

مارچ/2023ء/10

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل دوسلی کے علاقے اسد خیل میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوجی کانوائے پر گھات لگاکر حملہ کیا، جس میں دو فوجی ہلاک اور دو زخمی ہوئے، جبکہ مجاہدین محفوظ رہے۔

مارچ/2023ء/11

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل لونی کے علاقے باچاآباد میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوج پر حملہ کرکے ایک فوجی اہلکار کو ہلاک کردیا۔

مارچ/2023ء/11

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میرعلی میں کھجوری قلعہ کے مین گیٹ پر تعارضی حملہ کیا گیا، جس میں کئی فوجی ہلاک و زخمی اور ایک مورچہ تباہ ہوگیا۔

مارچ/2023ء/12

صوبہ بلوچستان، ضلع کوئٹہ کی تحصیل کوٹی کے گل محمد گاؤں کے علاقے میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ایک پولیس اہلکار کو نشانہ بنا کر ہلاک کر دیا

مارچ/2023ء/13

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ٹانک کی تحصیل گومل میں منجھی گاؤں میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ایف سی اہلکاروں کی گاڑی کو ایم بش حملہ کا نشانہ بنایا، جس میں سات اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔

مارچ/2023ء/13

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل کلاچی کے گاؤں گلداد میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین پر سی ٹی ڈی اور ایم آئی نے مشترکہ چھاپہ مارا، جس کے جواب میں مجاہدین نے زبردست جنگ کی جس میں دشمن کے دو اہلکار مارے گئے۔

مارچ/2023ء/13

ولایت بنوں، ضلع لکی مروت میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے پولیس اہلکاروں پر حملہ کرکے ایک پولیس اہلکار کو ہلاک کیا اور اس سے ایک عدد کلاشنکوف بھی حاصل کی۔

مارچ/2023ء/11

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل سپین وام میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوج کی بم ڈسپوزل اسکواڈ کی گاڑی کو بوبلی کے علاقے میں مائن حملہ کرکے تباہ کردیا، جس سے گاڑی میں موجود تمام اہلکار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

مارچ/2023ء/13

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل کلاچی کے علاقے روڑی میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوج کی ایک چوکی پر حملہ کیا جس میں جانی و مالی نقصان کا قوی امکان ہے۔

مارچ/2023ء/13

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقہ سنگو میں پاکستانی فوج پر دو مختلف علاقوں میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے گھات لگاکر حملہ کیا، جس میں فوج کے جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

مارچ/2023ء/13

ولایت پشاور، پشاور شہر کے رنگ روڈ سیکرٹری پل کے قریب تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے پولیس اہکاروں پر فائرنگ کرکے دو اہلکاروں کو زخمی کردیا۔

مارچ/2023ء/13

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ٹانک کی تحصیل جنڈولہ میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوجی کیمپ پر بی ایم میزائل داغے، جو کیمپ کے عین وسط میں لگے۔ جانی و مالی نقصان کا قوی امکان ہے۔

مارچ/2023ء/15

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل کلاچی کے گاؤں گلداد میں فوج نے مجاہدین کے علاقے پر چھاپہ مارا، جسے تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے بروقت بھرپور جوابی کاروائی کرکے ناکام بنا دیا، فوج کی ایک گاڑی کو شدید نقصان پہنچا۔

مارچ/2023ء/14

بلوچستان ، صوبہ بلوچستان کے ضلع کوئٹہ میں میزان چوک پر پولیس اہلکاروں کو حملے کا نشانہ بنایا گیا، جس میں ایک اہلکار شدید زخمی ہوا۔

مارچ/2023ء/14

ولایت مردان، ضلع مردان میں پولیس اہلکاروں کو سنائپر حملے کا نشانہ بنایا گیا، جس میں ایک اہلکار شدید زخمی ہوا۔

مارچ/2023ء/16

ولایت کوہاٹ، ضلع کوہاٹ میں جرما پولیس سٹیشن پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے منصوبے کے تحت اولا ہینڈ گرنیڈ سے حملہ کیا، جس میں پولیس اہلکار زخمی ہوئے اس کے فوری بعد جب پولیس اور فوج جائے وقوعہ پہنچی تو مجاہدین نے پہلے سے نصب شدہ مائن کو بلاسٹ کیا جس میں پولیس کا بھاری جانی و مالی نقصان ہوا۔

مارچ/2023ء/18

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقے میری خیل پولیس چیک پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے حملہ کیا، جس سے پولیس گاڑی کو آگ لگ گئی، جبکہ متعدد پولیس اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔

مارچ/2023ء/18

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل گڑیوم کے علاقے کاکا خیل میں سنائپر کے ذریعے ایک فوجی اہلکار کو ہلاک کردیا۔

مارچ/2023ء/18

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل گڑیوم کے علاقے کاکا خیل میں فوج نے تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین کے مرکز پر چھاپہ مارا، جوابی حملے میں کم از کم دو فوجی اہلکار ہلاک اور دیگر زخمی ہوئے۔

مارچ/2023ء/20

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل کلاچی میں واقع پولیس سٹیشن ہتھالہ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے تعارضی حملہ کیا، جس میں پولیس کے جانی و مالی نقصان کی اطلاعات آئیں۔

مارچ/2023ء/21

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل کلاچی میں تحریک طالبان پاکستان کے لیزری مجاہدین نے کھتی چیک پوسٹ پر حملہ کیا اور پولیس چیک پوسٹ کو فتح کرکے وہاں موجود پانچ موٹر سائیکلوں اور چیک پوسٹ کو آگ لگادی، سات اہلکار ہلاک اور دو زخمی ہوئے۔ تین موٹر سائیکلیں اور تین کلاشنکوفیں بھی مجاہدین نے حاصل کیں۔

مارچ/2023ء/21

ولایت ڈی آئی خان، اسی رات مجاہدین نے واپسی پر فوج کے حملے کو ناکام بناتے ہوئے فوجی قافلے کو حملے کا نشانہ بنایا جس میں ایک گاڑی بھی تخریب کا نشانہ بنی اور 9 فوجی اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔

مارچ/2023ء/21

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے خدی میں فوج نے تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین پر ایم بش حملہ کیا، مجاہدین کی طرف سے جوابی کاروائی میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا اور تمام مجاہدین محفوظ رہے۔

مارچ/2023ء/21

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل جانی خیل کے علاقے علی خیل میں فوج نے مجاہدین کے مرکز پر چھاپہ مارا، جوابی کارروائی پانچ گھنٹوں تک جاری رہی جس میں متعدد اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔

مارچ/2023ء/22

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ کے کوہی چیک پوسٹ دین خیل گاؤں میں ایف سی اہلکاروں پر لیزر گن کے ذریعے تین اہلکاروں کو نشانہ بنایا گیا۔

مارچ/2023ء/22

ولایت بنوں، تحصیل میریان کے علاقے کنگر پل کے قریب تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ایم آئی اہلکار ندیم کو ٹارگٹ کرکے قتل کر دیا۔

مارچ/2023ء/27

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل گڑیوم کے علاقے ڈھکی میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے گشت پر چلتے فوجی اہلکاروں کو مائن حملے کا نشانہ بنایا جس میں دو فوجی اہلکار ہلاک اور دو زخمی ہوئے۔

مارچ/2023ء/28

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل سراروغہ کے علاقے احمد وام میں فوجی پوسٹ پر حملہ کرکے ایک فوجی کو ہلاک اور ایک کو زخمی کر دیا۔

مارچ/2023ء/28

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کے علاقے بنگی والا میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوج کے مورچے کو حملے کا نشانہ بنایا، جس میں ایک اہلکار ہلاک اور ایک زخمی ہوگیا۔

مارچ/2023ء/30

ولایت بنوں، ضلع تحصیل لکی مروت میں تھانہ صدر کی ارسلا چیک پوسٹ پر مجاہدین نے لیزر گن کے ذریعے حملہ کیا، جس میں تین اہلکار ہلاک اور دو زخمی ہوئے۔

مارچ/2023ء/30

ولایت بنوں،اسی رات پولیس کی مدد کے لئے آنے والے دستے جس کی قیادت ڈی ایس پی اقبال مومند کر رہا تھا، کو مجاہدین نے میانوالی روڈ پر منصوبے کے تحت نصب کردہ بم کا نشانہ بنایا، جس میں ڈی ایس پی اقبال مہمند سمیت پانچ اہلکار ہلاک ہوئے۔ اقبال مہمند گزشتہ کچھ عرصے سے مجاہدین کو جعلی مقابلوں میں شہید کرنے اور لاشیں جلانے میں ملوث تھا۔

رواں سال (2023ء) کے اول تین مہینوں میں تحریک طالبان پاکستان کی کارروائیوں کی تفصیلی رپورٹ

کُل حملے 117

نوعیت عملیات

نوعیت	تعداد
استشہادی حملے	5
گوریلا حملے	19
جوابی حملے	17
گھات حملے	16
ٹارگٹڈ حملے	16
سنائپر/لیزر حملے	16
تعارضی حملے	15
گرینیڈ/بم دھماکے	12
میزائل حملے	1

جائے عملیات: (اضلاع)

ضلع	تعداد
ڈیرہ اسماعیل خان	25
شمالی وزیرستان	21
خیبر ایجنسی	11
لکی مروت	10
جنوبی وزیرستان	09
پشاور	08
ٹانک	06
مردان	05
کوئٹہ	03
صوابی	03
بنوں	03
چارسدہ	02
پشین	02
سوراب	02
واشک	01
کوہاٹ	01
ڈیرہ غازی خان	01
قلعہ عبداللہ	01
خانیوال	01
کراچی	01
میانوالی	01

جائے عملیات: (ولایات)

ولایت	تعداد
ولایت ڈی آئی خان	40
ولایت بنوں	34
ولایت پشاور	21
ولایت مردان	06
ولایت کوہاٹ	01

فری زونز

صوبہ	تعداد
صوبہ بلوچستان	11
صوبہ پنجاب	03
صوبہ سندھ	01

نقصان اٹھانے والے ادارے

ادارہ	تعداد
فوج	99
پولیس/سی ٹی ڈی	167
ایف سی	73
خفیہ	18
رینجرز	07

دشمن کا جانی نقصان

کل ہلاک و زخمی	364
ہلاکتیں	164
زخمی	200

تخریب

- 11 عدد فوجی گاڑیاں
- 04 عدد فوجی تعمیرات
- 09 عدد پولیس موبائلز
- 07 عدد پولیس/سی ٹی ڈی تعمیرات
- 05 عدد موٹرسائیکلیں
- 02 عدد جاسوسی کیمرے

دشمن سے حاصل شدہ اسلحہ

- 14 عدد کلاشنکوف
- 02 عدد پستول
- 01 عدد جی تھری گن
- 03 عدد موٹرسائیکلیں

لاہور زمان پارک:

ایک طرف پولیس اور دوسری طرف کارکن زخمی ہوئے، آپ ہی بتائیں کہ یہ جنگ کس مقصد کیلئے لڑ رہی ہے؟

















پکڑ دکڑ اور کارکنان کو ذاتی انا کی خاطر استعمال کرنے کی سیاست آخر کب تک چلے گی؟

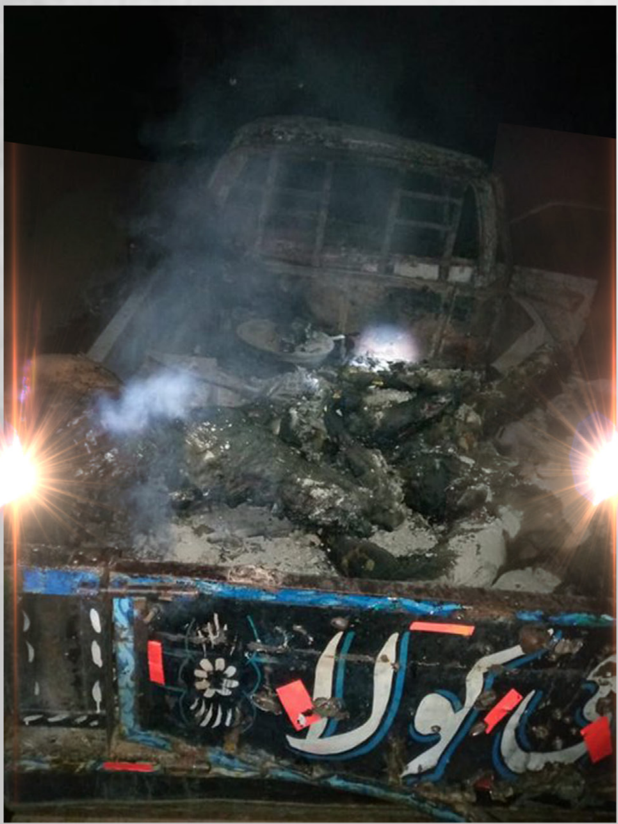






اقبال مہمند کو قوم پرست اور پسند ثابت کرنے والے افراد جلی کٹی لاشوں کو دیکھ لیں، جنگ ہی سہی مگر کوئی قاعدہ قانون تو ہونا چاہئے۔







ہائے غُربت یہ سر بُریدہ بدن
رونے والا بھی جس پہ کوئی نہیں

غربت ہمارے شہریوں کی جان لینے پر اتر آئی،
حکمرانوں کی کون کونسی نا اہلیوں پر بات کی جائے

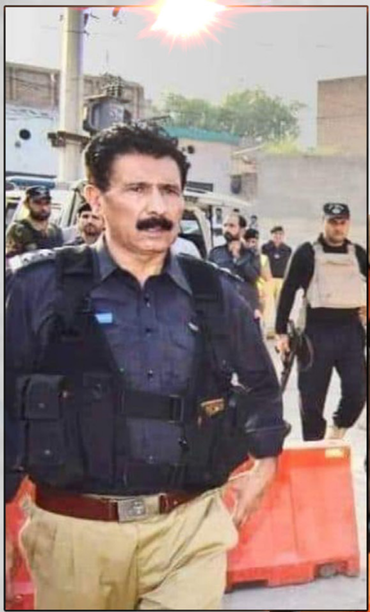






لکی مروت کا راؤ انوار

بیس سے زائد مجاہدین اور عام شہریوں کے جعلی مقابلوں اور مجاہدین کو جلانے میں ملوث لکی مروت کا راؤ انوار نما ڈی ایس پی اقبال مہمند بالآخر اپنے انجام کو پہنچ گیا۔







ماہِ رمضان المبارک کے چند اہم تاریخی واقعات

سنہ2ھ غزوۂ بدر کا واقعہ پیش آیا، جہاں سے
دینِ اسلام کا بول بالا شروع ہوا

سنہ8ھ غزوۂ فتح مکہ میں فتح مبین
نصیب ہوئی

سنہ11ھ خاتونِ جنت فاطمۃ
الزہرا کا انتقال ہوا

سنہ 32ھ عم مصطفیٰ حضرت عباس
رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا

سنہ40ھ شیرِ خدا حضرت علی رضی اللہ
عنہ کی شہادت کا واقعہ پیش آیا

سنہ58ھ محبوبۂ نبی الملاحم صلی اللہ علیہ وسلم
ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا انتقال
ہوا

